حصہ دوم

مختصر سوالات

سوال نمبر 2

(۷)

جواب

6|1

ماسٹر صاحب سیدھے سادے سے بے خبر قسم کے

انسان تھے۔ جھوٹے اور دھوکہ باز نہیں تھے۔ شفیق نہیں بگاڑتے
تھے۔ ان کی شکل ایسی تھی کہ لوگ انہیں دیکھ کر ان سے
محبت اور ہمدردی کی بجائے ان سے دور بھاگ جاتے۔

ب

لوگ ماسٹر صاحب سے دوستی کرنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے
کہ ان کی شکل دیکھ کر لوگ ان سے قریب ہونا پسند نہ کرتے
ان کی باتیں غلط سلط ہوتیں۔ ان کا سٹائل ایسا ہی
تھا کہ لوگ انہیں موجودہ دور کا انسان ہی نہ سمجھتے۔ وہ
محلے اور سوسائٹی پر ایک بوجھ سا محسوس ہوتے تھے۔

(XI)

جواب

الف

سقراط پر مخالفین نے یہ الزامات لگائے کہ وہ ایتھنز
کے نوجوانوں کے اخلاق تباہ کرتا ہے اور لڑکوں کو
والدین کی اطاعت نہ کرنے کا سبق دیتا ہے۔ اہل شاعر

نے اس کے خلاف ایک نظم بھی لکھی جس میں سقراط کی خوب برائیاں بیان کی گئی ہیں۔

ب

سقراط پر لگائے جانے والے الزامات کی بنا پر عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ چلا۔ عدالت نے سقراط کو مجرم ٹھہرایا۔ اور اس کے لیے سزائے موت تجویز کی گئی۔ سقراط نے خود زہر کا پیالہ پی کر اپنی زندگی کے خاتمے کا فیصلہ کیا اور بڑی خوشی سے زہر کا پیالہ پی کر اپنی جان دے دی۔

(VIII)

جواب

"منظور" سعادت حسن منٹو کا افسانہ ہے وہ لکھتا ہے کہ جب اختر نامی مریض کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تو اس کی حالت سخت خراب تھی۔ رنگ ہلدی کی طرح زرد تھا اور سارا بدن رعشے سے کانپ رہا تھا۔ ڈاکٹروں کے مطابق مریض دل کی بیماری میں مبتلا تھا۔ یہ بہت جان لیوا مرض ہے۔ اس کی عمر پچیس کے قریب تھی۔ ماں باپ بچپن میں فوت ہو چکے تھے۔ پرورش کسی اور نے کی تھی۔ اب وہ ایک کارخانے میں پچیس روپے ماہوار تنخواہ پر ملازمت کر کے غربت کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ شام تک اسے کئی انجکشن لگ چکے تھے وہ بہت لڑکے وارڈ میں تھا۔ اس کے دائیں طرف نو دس برس کا ایک لڑکا کمبل لپیٹے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا نام منظور تھا فالج کی وجہ سے اس کا نچلا حصہ مفلوج ہو گیا تھا اور اب ہسپتال میں داخل ہو کر اس کا علاج ہو رہا تھا۔

منظور کے درمیان قلبی رشتہ تھا اختر منظور کی دعاؤں کی برکت سے اب تک جی رہا تھا ورنہ ڈاکٹر اس کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔

ایک دن ڈاکٹر نے منظور کے والد سے کہا کہ وہ ان کا علاج نے اسے گھر لے جائیں۔ منظور کو بھی علم ہوا کہ اب اس

کا علاج گھر پر ہو گا مگر وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں پر وہ تنہائی محسوس کرتا تھا۔ آخر کار وہ رونے لگا۔ اخلاق نے اسے تسلی دی اور وہ سو گیا۔ یہ سن کر اخلاق کو بہت صدمہ پہنچا اور اسے دورہ پڑا مگر وہ ٹھیک ہو گیا۔ آخر کار اسے ہسپتال سے فارغ کیا۔

(I)

جواب

کونسی بیماری ہے ذکر کریں؟؟؟

خان صاحب نے خط میں لکھا کہ اس بیماری کا خانہ خراب ہو، عمر کا پیمانہ لبریز ہونے سے پہلے ہی چھلکا جا رہا ہے۔ خط لکھوانے میں بھی سانس اکھڑ جاتی ہے ڈر کے مارے ٹھیک سے کھانس بھی نہیں سکتا۔ آپ کی بھابھی رونے لگتی ہے مجھ سے چھپ کر وقفے وقفے سے گرج چمک کے ساتھ اشک باری کرتی ہے بہتر سمجھتا تھا کہ نجات اور آج تک بالکل بے ہوش نہ ہو جاؤں، میں بیماری سے ہار ماننے والا آدمی نہیں

3 4

(III)

جواب

فرحت اللہ بیگ کے خاکے " ایک وصیت کی تعمیل " کے مطابق حیدر آباد کالج کے جلسے میں پرانے شعراء کی یاد میں ایک مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

جلسے میں غلط فہمی

فرحت اللہ بیگ کے خاکے - مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے فرحت اللہ بیگ نے لوگوں کو مصروف رکھنے کی غرض سے لیکچر شروع کی۔ انہوں نے مولوی کریم الدین کا تذکرہ شروع کیا اور مزاحیہ انداز میں مولوی کریم الدین کا پانی پت سے دلی آنا بیان کیا اور ان کی پھٹی ہوئی جوتیوں خاک آلودہ کپڑے، ان کی وحشت زدہ شکل ان کی مفلسی کا نقشہ بھی کھینچا۔ لیکن خدا جانے کیوں مولوی کریم الدین کا احوال بیان کرنے کے دوران فرحت اللہ بیگ کے ہاتھ کا اشارہ کئی دفعہ مولوی وحید الدین کی طرف ہو گیا۔

اس لیے بعد میں لڑکے مولوی وحیدالدین سے آکر پوچھنے لگا کہ وہ آپ کے والد ہیں؟ اس سوال پر مولوی صاحب کبھی ہنس کر ٹال دیتے تھے اور کبھی غصہ ہو جاتے۔

(IV)

جواب

استدراکی جملہ

تعریف

استدراکی جملہ وہ جملے ہیں جس میں عموماً دو جملوں کا آپس میں مقابلہ کیا جاتا ہے اور ایک جملہ دوسرے کی شک کو رفع کرتا ہے۔

مثالیں

مگر، لیکن، اور، بلکہ، لیکن سو وغیرہ۔

استزادی جملے

وہ عالم نہیں بلکہ جاہل ہے
وہ دولت مند لوگ ہے لیکن کنجوس ہے
وہ دوست لوگ ہے پر مصیبت کا ساتھی نہیں

(VII)

جواب

اخلاقی سبق

اس افسانے سے یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر خواب نہیں دیکھنے چاہیے۔ متوسط طبقہ معاشی عدم استحکام کا شکار رہتا ہے۔ بالخصوص کلرک حضرات سخت محنت اور دیانتداری سے کام کرنے کے باوجود اپنی جائز خواہشات کو پورا نہیں کر پاتے۔ ایک غریب کلرک تمام زندگی ترقی کے خواب دیکھتا رہتا ہے

اس کی یہ آرزو رہی ہے کہ کاش اس کے پاس بھی رہنے کے لیے اچھا سا گھر ہو جس کے دروازے پر اس کے نام کی تختی آویزاں ہو البتہ مرنے کے بعد اس کی قبر پر ضرور رنگ جاتی ہے

(VI)

جواب

افسانہ ماتم میں احمد ندیم قاسمی نے بتایا گیا ہے کہ چونکہ بیگم خواجہ اور بیگم راجہ کا لڑائی جھگڑا سارے محلے میں مشہور تھا۔ اس پہ ایک دن محلے کے کسی بزرگ نے دونوں کے شوہروں کو روک کر کہا کہ آپ بھلے اور شریف لوگ ہیں اپنی بیگمات کو لڑائی جھگڑے سے روکیں۔ پورا محلہ بدنام ہو رہا ہے تو راجہ صاحب نے نہایت ادب سے یہ جواب دیا۔

راجہ صاحب کا جواب

مضمون کے مطابق راجہ نے یہ جواب دیا کہ یہ عورتوں کا معاملہ ہے اور ہم مردوں کے معاملات میں دخل دیتے ہوئے اچھے نہیں لگتے اور آپ اگر ہماری بیگمات کو سمجھانے کا کام اپنی بیگم کے ذریعے کروائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

سبق کا نام "مایش" ہے۔

(IX)

جواب

تجنیس تام

کلام میں ایسے الفاظ لانا جو املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں مگر دونوں کا مطلب جدا ہو تجنیس تام کہلاتا ہے۔

مثالیں

- شانے سے بل لگا کر زلف یار کے
  اک مار نے زیر کیا مار مار کے

- چمن میں کسی نے الٹی لگا دی ڈالی آج
  جو کھیل کھلاتی ہے گل کی ہر اک ڈالی آج

(X)

جواب

وزیر آغا اپنی آزاد نظم "لے ٹھہر رہی ہوا" میں ستاروں اور سورج کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے ستارو! تم کیسا بزدل ہو، صرف رات کو نکل آتے ہو اور چاندنی کی اوڑھنی اوڑھ کر آنسو کی بھیگی تمنا میں چھپ کر آتے ہو۔ تم اندھیرے کے جسم میں روشن کیلوں کی طرح داخل ہوتے ہو نہ کبھی گرتے ہو اور نہ کبھی جلتے ہو۔

تم نے دن کا اجالا نہیں دیکھا ہے جو اکٹھا ہی ہوتا ہے
تم کبھی سورج کو دیکھا ہے جو دن کو نکل کر اپنے ساتھ
روشنی کے ذرے لا کر آسمان کے ایک کنارے سے لے کر
دوسرے کنارے تک غم اور خوشی کی سرحدان سے بے خوف
خطر گزرتا ہے

حصہ سوم

تفصیلی سوالات

سوال نمبر 3

الف

حوالہ متن

تشریح طلب اقتباس "خواجہ حسن نظامی" کے سبق "فاقہ میں روزہ" سے لیا گیا ہے۔

7

ناقص

سیاق و سباق

("فاقہ میں روزہ" میں خواجہ حسن نظامی نے بہادر شاہ ظفر کے ایک کنبہ کا درد ناک قصہ قلم بند کیا ہے جب غدر کی مصیبت آئی تو اس نے شاہی خاندان کو خاک چھاننے پر مجبور کیا۔ شاہی خاندان کا ایک فرد مرزا شہ روز جس نے خوشحال کا زمانہ دیکھا تھا اور جب تباہی کا زمانہ دیکھا تو خون کے آنسو رو دیا۔ اپنی والدہ، کمسن بہن اور بیوی کے ساتھ در در کی خاک چھانتا رہا، محنت مزدوری کرتا رہا اور بھوک اور فاقہ میں روزہ رکھنے پر مجبور ہو گیا۔

ناقص

تشریح:

یہ اقتباس ایک شہزادی کی

حالت زار بیان کرتا ہے جو ساری عمر آرام و آسائش میں رہی۔ لیکن 1857 کے غدر کے بعد مصیبتوں اور فاقے کا شکار ہو گئی۔ وہ صدمات برداشت نہ کر سکی۔ گاؤں والوں نے اس کا کفن دفن کر کے اسے غریبوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ اس اقتباس سے دنیا کی ناپائیداری اور وقت کی بے رحمی کا احساس ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۶

الف

شاعر اور نظم کا حوالہ

تشریح طلب اشعار علامہ اقبال" کی نظم "جواب شکوہ" سے لیے گئے ہیں۔

تشریح:

آج کل کے مسلمانوں کی حالت تو

یہ ہے کہ آن کے پالھوں میں دم نہیں۔ آن کے دل دین سے پھر جانے کے عادی ہیں۔ یہ امہی لوپیغمبر بالؑ کے لیے باعث عزت نہیں بلکہ باعث رسوائی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد جو بت لوڑنے والے تھے وہ سب کے سب اس جہاں سے چلے گئے ہیں۔ اب جو لوگ بھی باقی ہیں وہ لو بت لوڑنے والے نہیں بلکہ بت پرست تھے۔ ان کا باپ حضرت ابراہیمؑ تھا جنہوں نے اپنے والد آذر کے برعکس بت گری کی بجائے بت شکنی کی روایت قائم کی مگر آج کل کے مسلمان حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے نہیں لگتے بلکہ یہ تو آزر کے بیٹے ہیں جو بت پرست تھا۔ بت گر تھا اور لم لھی نے اور لہ کہ اسلامی تعلیمات اور اسلامی کردار کی کوئی جھلک باقی نہیں رہی۔

6+2

8

سوال نمبر 5

حصہ ب

مواد کم ہے۔ پیراگراف نہیں لکھا

میرا پسندیدہ مشغلہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی مختلف طبیعتیں اور مزاج بنائے ہیں
یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کا خیال اور نظریہ دوسرے شخص
کے خیال اور نظریے سے یکسر علیحدہ اور جدا ہوتا ہے۔ اسی
اصول کو پیش نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ ہر انسان
کا پسندیدہ مشغلہ بھی اپنا اپنا ہوتا ہے اور ہر شخص اپنی
عمر اور مزاج کے مطابق اپنے مشغلے کا انتخاب کرتا ہے۔
کوئی مختلف اور نادر و نایاب ٹکٹیں جمع کرتا ہے۔ میرا
پسندیدہ مشغلہ اچھی اور معیاری کتب کا مطالعہ ہے
میں ماہانہ جیب خرچ سے رقم کا کچھ حصہ پس انداز کرتا
ہوں اور اس سے ایک کتاب خرید لیتا ہوں۔ اس
اس کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں جو نکات اور مشکل
الفاظ میری سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں وہ میں اپنی ذاتی
لائبریری بنا رکھی ہے جس میں اب بے شمار کتب موجود
ہیں۔ کچھ کتابیں مجھے میرے دوستوں نے عنایت کی
ہیں۔ اور کچھ کتابیں میرے چچا جان نے مجھے کراچی
سے بھیجی ہیں۔ کتابوں کے معاملے میں ان کا ذوق بہت
ہی اچھا اور دلچسپ ہے۔ انہوں نے مجھے ہر قسم کی
کتابیں بھیجی ہیں۔ ان میں جدید سائنسی کتابیں بھی ہیں

6+2

8

اور تاریخی، اصلاحی، معاشرتی، جغرافیائی، مذہبی
اور اخلاقی کتب بھی موجود ہیں۔ اسی طرح ان میری
لائبریری میں ہر شعبے سے متعلق کتابوں کا ایک ذخیرہ
موجود ہیں۔ جن سے مجھے اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں
اور ان کی بہت زیادہ عظمتوں کا علم ہوا ہے۔ مطالعہ
کتب ایک اچھا اور مفید مشغلہ ہے۔ اس مشغلے سے نہ
صرف انسان کی اپنی ذات مستفید ہوتی ہے بلکہ دوسرے
لوگوں کو بھی اس کا فائدہ ہوتا ہے۔